

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ جو دور کی امیدیں لگائے بیٹھے تھے، جنہوں نے مضبوط محل بنائے تھے اور ڈھیروں مال جمع کیا تھا، کس طرح انکے گھر قبروں میں بدل گئے اور جمع پونجی تباہ ہو گئی اور ان کا مال وارثوں کا ہو گیا اور ان کی بیویاں دوسروں کے پاس پہنچ گئیں۔ (اب) نہ وہ نیکیوں میں کچھ اضافہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کا کوئی موقع ہے کہ وہ کسی گناہ کے بعد (توبہ کر کے) اللہ کی رضامندیاں حاصل کر لیں۔

جس شخص نے اپنے دل کو تقویٰ شعار بنا لیا وہ بھلائیوں میں سبقت لے گیا اور اس کا کیا کرایا سوارت ہو۔ تقویٰ حاصل کرنے کا موقع غنیمت سمجھو اور جنت کیلئے جو عمل ہونا چاہیے اسے انجام دو، کیونکہ دنیا تمہاری قیام گاہ نہیں بنائی گئی، بلکہ یہ تو تمہارے لئے گزر گاہ ہے، تا کہ تم اس سے اپنی مستقل قیام گاہ کیلئے زاد اکٹھا کر سکو۔ اس دنیا سے چل نکلنے کیلئے آمادہ رہو اور کوچ کیلئے سواریاں اپنے سے قریب کر لو (کہ وقت آنے پر با آسانی سوار ہو سکو)۔

--☆☆--

خطبہ (۱۳۱)

دنیا و آخرت اپنی باگ ڈور اللہ کو سونپنے ہوئے اس کے زیر فرمان ہے اور آسمان و زمین نے اپنی کنجیاں اس کے آگے ڈال دی ہیں اور تروتازہ و شاداب درخت صبح و شام اس کے آگے سر بسجود ہیں اور اپنی شاخوں سے چمکتی ہوئی آگ (کے شعلے) بھڑکاتے ہیں اور اس کے حکم سے (پھل پھول کر) پکے ہوئے میووں (کی ڈالیاں) پیش کرتے ہیں۔

[اسی خطبہ کا ایک جزیرہ ہے]

اللہ کی کتاب تمہارے سامنے اس طرح (کھل کر) بولنے والی ہے کہ اسکی زبان کہیں لڑکھرائی نہیں اور ایسا گھر ہے جسکے کھمبے سرنگوں نہیں

أَمَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِعِبَادَا، وَ يَبْنُونَ مَشِيدًا، وَيَجْمَعُونَ كَثِيرًا! كَيْفَ أَصْبَحَتْ بِيُوتُهُمْ قُبُورًا، وَمَا جَعَلُوا بُورًا، وَ صَارَتْ أَمْوَالُهُمْ لِلْوَارِثِينَ، وَ أَرَوَّاهُمْ لِقَوْمٍ آخِرِينَ، لَا فِي حَسَنَةٍ يَزِيدُونَ، وَ لَا مِنْ سَيِّئَةٍ يَسْتَعْتَبُونَ!.

فَمَنْ أَشَعَرَ التَّقْوَى قَلْبَهُ بَرَّرَ مَهَلَهُ، وَ فَازَ عَمَلَهُ. فَاهْتَبِلُوا هَبْلَهَا، وَ اعْمَلُوا لِلْجَنَّةِ عَمَلَهَا، فَإِنَّ الدُّنْيَا لَمْ تُخْلَقْ لَكُمْ دَارَ مَقَامٍ، بَلْ خُلِقَتْ لَكُمْ مَجَازًا لَتَرْوَدُوا مِنْهَا الْأَعْمَالَ إِلَى دَارِ الْقَرَارِ، فَكُونُوا مِنْهَا عَلَى أَوْفَازٍ، وَ قَرَّبُوا الظُّهُورَ لِلرِّيَالِ.

-----☆☆-----

(۱۳۱) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ انْقَادَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَ الْأُخْرَةُ بِأَرْمَتَيْهَا، وَ قَدَفَتْ إِلَيْهِ السَّمَوَاتُ وَ الْأَرْضُونَ مَقَالِيدَهَا، وَ سَجَدَتْ لَهُ بِالْعُدُوِّ وَ الْأَصَالِ الْأَشْجَارُ النَّاصِرَةُ، وَ قَدَحَتْ لَهُ مِنْ قُضْبَانِهَا النَّيِّرَانَ الْمُضِيئَةَ، وَ أَتَتْ أَكْلَهَا بِكَلِمَاتِهِ الثَّمَارُ الْيَابِنَةَ.

[مِنْهَا]

وَ كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، نَاطِقٌ لَا يَعْبَأُ لِسَانَهُ، وَ بَيْتٌ لَا تُهْدَمُ أَرْكَانُهُ، وَ عِزٌّ

ہوتے اور ایسی عزت ہے کہ اس کے معاون شکست نہیں کھاتے۔ لَا تَهْزَمُ أَعْوَانُهُ.

[اسی خطبہ کے ذیل میں فرمایا]

اللہ نے آپ کو اس وقت بھیجا جب کہ رسولوں کی بعثت کا سلسلہ رکا پڑا تھا اور لوگوں میں جتنے منہ تھے اتنی باتیں تھیں۔ چنانچہ آپ کو سب رسولوں سے آخر میں بھیجا اور آپ کے ذریعہ سے وحی کا سلسلہ ختم کیا۔ آپ نے اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جہاد کیا جو اس سے پیٹھ پھرائے ہوئے تھے اور دوسروں کو اس کا ہمسر ٹھہرا رہے تھے۔

[اسی خطبہ کا ایک جز یہ ہے]

(دل کے) اندھے کا منتہائے نظر یہی دنیا ہوتی ہے کہ اسے اس کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اور نظر رکھنے والے کی نگاہیں اس سے پار چلی جاتی ہیں اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہے کہ اس کے بعد بھی ایک گھر ہے۔ نگاہ رکھنے والا اس سے نکلنا چاہتا ہے اور اندھا اسی پر نظریں جمائے رہتا ہے۔ بالبصیرت اس سے (آخرت کیلئے) زاد حاصل کرتا ہے اور بے بصیرت اسی کے سرو سامان میں لگا رہتا ہے۔

[اسی خطبہ کا ایک جز یہ ہے]

تمہیں جاننا چاہیے کہ ہر شے سے آدمی کبھی کبھی سیر ہو جاتا ہے اور اکتا جاتا ہے سوا زندگی کے کہ وہ کبھی مرنے میں راحت نہیں محسوس کرتا اور یہ اس حکمت کی طرح ہے کہ جو قلب مردہ کیلئے حیات، اندھی آنکھوں کیلئے بینائی، بہرے کانوں کیلئے شنوائی اور تشنہ کام کیلئے سیرابی ہے اور اسی میں پورا پورا سامان کفایت و سرو سامان حفاظت ہے۔

یہ اللہ کی کتاب ہے کہ جس کے ذریعہ تمہیں سچائی دیتا ہے اور تمہاری زبان میں گویائی آتی ہے اور (حق کی آواز) سنتے ہو۔ اس کے

[مِنْهَا]

أَرْسَلَهُ عَلَى حِينٍ فَتَوَّعَ مِنْ الرُّسُلِ، وَ تَنَازَعَ مِنَ الْأَلْسُنِ، فَفَقَى بِهِ الرُّسُلَ، وَ خَتَمَ بِهِ الْوُجُحَ، فَجَاهَدَ فِي اللَّهِ الْمُدْبِرِينَ عَنْهُ، وَالْعَادِلِينَ بِهِ.

[مِنْهَا]

وَ إِنَّمَا الدُّنْيَا مَنْتَهَى بَصَرِ الْأَعْيُنِ، لَا يُبْصِرُ مِمَّا وَرَاءَهَا شَيْئًا، وَ الْبَصِيرُ يَنْفُذُهَا بَصَرُهُ، وَ يَعْلَمُ أَنَّ الدَّارَ وَرَاءَهَا. فَالْبَصِيرُ مِنْهَا شَاخِصٌ، وَ الْأَعْيُ إِلَى إِلَيْهَا شَاخِصٌ، وَ الْبَصِيرُ مِنْهَا مُتَزَوِّدٌ، وَ الْأَعْيُ لَهَا مُتَزَوِّدٌ.

[مِنْهَا]

وَ اعْمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَ يَكَادُ صَاحِبُهُ يَشْبَعُ مِنْهُ وَ يَمْلُكُهُ، إِلَّا الْحَيَاةَ فَإِنَّهُ لَا يَجِدُ لَهُ فِي الْمَوْتِ رَاحَةً. وَ إِنَّمَا ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْحِكْمَةِ الَّتِي هِيَ حَيَاةٌ لِلْقَلْبِ الْمَيِّتِ، وَ بَصَرٌ لِلْعَيْنِ الْعَمِيَاءِ، وَ سَمْعٌ لِلْأُذُنِ الصَّمَاءِ، وَ رِيٌّ لِلظَّمْآنِ، وَ فِيهَا الْغِنَى كُلُّهُ وَ السَّلَامَةُ.

كِتَابُ اللَّهِ تُبْصِرُونَ بِهِ، وَ تَنْطِقُونَ بِهِ، وَ تَسْمَعُونَ بِهِ، وَ يَنْطِقُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ،

کچھ حصے کچھ حصوں کی وضاحت کرتے ہیں اور بعض بعض کی (صداقت کی) گواہی دیتے ہیں۔ یہ ذات الہی کے متعلق الگ الگ نظریے نہیں پیش کرتا اور نہ اپنے ساتھی کو اسکی راہ سے ہٹا کر کسی اور راہ پر لگا دیتا ہے۔ (مگر) تم نے دلی کدورتوں اور گھورے پر اُگے ہوئے سبزہ کی خواہش پر اپکا کر لیا ہے۔ امیدوں کی چاہت پر تو تم میں صلح صفائی ہے اور مال کے کمانے پر ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے ہو۔

تمہیں (شیطان) خبیث نے بھٹکا دیا ہے اور فریبوں نے تمہیں بہکا رکھا ہے۔ میرے اور تمہارے نفسوں کے مقابل میں اللہ ہی مددگار ہے۔

--☆☆--

خطبہ (۱۳۲)

جب حضرت عمر ابن خطاب ^ط نے غزوہ روم میں شرکت کیلئے حضرت سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا:

اللہ نے دین والوں کی حدوں کو تقویت پہنچانے اور ان کی غیر محفوظ جگہوں کو (دشمن کی) نظر سے بچائے رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ وہی خدا (اب بھی) زندہ و غیر فانی ہے کہ جس نے اس وقت ان کی تائید و نصرت کی تھی جبکہ وہ اتنے تھوڑے تھے کہ دشمن سے انتقام نہیں لے سکتے تھے اور ان کی حفاظت کی جب وہ اتنے کم تھے کہ اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے۔

تم اگر خود ان دشمنوں کی طرف بڑھے اور ان سے ٹکرائے اور کسی اُفتاد میں پڑ گئے تو اس صورت میں مسلمانوں کیلئے دور کے شہروں کے پہلے کوئی ٹھکانا نہ رہے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی ایسی پلٹنے کہ جگہ ہوگی کہ اس کی طرف پلٹ کر آسکیں۔ تم ان کی طرف (اپنے بجائے) کوئی تجربہ کار آدمی بھیجو اور اس کے ساتھ اچھی کارکردگی والے اور خیر خواہی کرنے والے لوگوں کو بھیج دو۔ اگر اللہ نے غلبہ دے دیا تو تم یہی

وَيَشْهَدُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، لَا يَخْتَلِفُ فِي اللَّهِ، وَلَا يُخَالِفُ بِصَاحِبِهِ عَنِ اللَّهِ. قَدْ اصْطَلَحْتُمْ عَلَى الْغُلِّ فِينَا بَيْنَكُمْ، وَ نَبَتِ الْمَرْعَى عَلَى دِمْنِكُمْ، وَ تَصَافَيْتُمْ عَلَى حُبِّ الْأَمَالِ، وَ تَعَادَيْتُمْ فِي كَسْبِ الْأَمْوَالِ.

لَقَدْ اسْتَهَامَ بِكُمْ الْخَبِيثُ، وَ تَأَاهَ بِكُمْ الْغُرُورُ، وَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى نَفْسِي وَ أَنْفُسِكُمْ.

-----☆☆-----

(۱۳۲) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ شَاوَرَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى غَزْوِ الرُّومِ بِنَفْسِهِ:

وَ قَدْ تَوَكَّلَ اللَّهُ لِأَهْلِ هَذَا الدِّينِ بِأَعْزَازِ الْحَوْزَةِ، وَ سَتْرِ الْعَوْرَةِ، وَ الَّذِي نَصَرَهُمْ وَ هُمْ قَلِيلٌ لَا يَنْتَصِرُونَ، وَ مَنَعَهُمْ وَ هُمْ قَلِيلٌ لَا يَمْتَنِعُونَ، حَتَّى لَا يَمُوتَ.

إِنَّكَ مَتَى تَسِرْ إِلَى هَذَا الْعَدُوِّ بِنَفْسِكَ، فَتَلْقَهُمْ بِشَخْصِكَ فَتُنْكَبُ، لَا تَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ كَانْفَةً دُونَ أَقْصَى بِلَادِهِمْ، وَ لَيْسَ بَعْدَكَ مَرْجِعٌ يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمْ رَجُلًا مِحْرَبًا، وَ أَحْفِزْ مَعَهُ أَهْلَ الْبَلَاءِ وَ النَّصِيحَةِ، فَإِنَّ أَظْهَرَ اللَّهُ فَذَلِكَ مَا